مرا نقشِ ہستی نہیں مٹنے والا　　　بتوں کے مٹانے سے مٹتا نہیں ہے

ہم ختم نبوتؐ کے پلیٹ فارم سے جاری جدوجہد کی بھرپور تائید وحمایت کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ مجلّہ ''الحق'' اس تحریک میں ان کے ساتھ حسب سابق اس جدوجہد میں رفیق سفر ہے۔ اور حکمرانوں کا اس وقت تک تعاقب کیا جائے گا جب تک کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال نہ کرے۔

وفیات:

ایک انمول دوست کی شہادت

یہ دنیا دارالامتحان اور دارِ آزمائش ہے۔ یہاں قدم قدم پر انسان کو آلام ومصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی دن اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جس میں انسان کی قبائے چاک میں درد کے پیوند نہ لگیں۔ اگر اللہ کا وجود اور تصور آخرت مسلمانوں کے سامنے نہ ہوتا تو اس دنیا کے ظالمانہ نظام اور اس کے ستم ہائے شب وروز سے انسان دیوانہ ہوجاتا۔ حادثات کی دھوپ اور شدت سے اگرچہ اب پختہ ہوکر کندن بن گیا ہوں لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ ضرور واقعہ پذیر ہوجاتا ہے جس سے میرے صبر ورضا کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور گھبراہٹ اور وحشت کہیں کا نہیں چھوڑتی ؎

انسان ہوں پیالہ وساغر نہیں ہوں میں　　　کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل

ایسا ہی ایک جانکاہ حادثہ گزشتہ دنوں ۴ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ کو واقعہ ہوا جس سے سکون واطمینان کی ساری جمع پونجی لُٹ گئی۔ آج قلم کسی نامور علمی شخصیت' یا سیاسی وملی کردار کی یاد میں آنسو نہیں بہارہا اور نہ ہی شکستہ قلم کسی ایسی بین الاقوامی شخصیت کے مناقب گنوا رہا ہے جس کی شہرت کے ڈانڈے آسمان سے ملے ہوں۔ آج ایک بہت ہی بظاہر غیر معروف اور غیر علمی شخصیت کے ایک ایسے شخص کے بارے میں قلم رقمطراز ہے جو ایک سادہ لیکن پر خلوص انسان تھے اور ان کا میرے ذمے یہ حق بنتا تھا کہ میں انہیں الفاظ وکلمات کے ذریعے خراج تحسین پیش کروں۔

کہتے ہیں کہ انسان کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کے مخلص اور ہمدرد دوست ہوتے ہیں۔ اور پھر اس گئے گزرے عہد اور اس مطلبی زمانے میں دوست اور پھر ایسے ہمدرد' بے لوث کا ہونا حقیقت میں الف لیلوی دور کی بات لگتی ہے۔ لیکن ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں' کے مصداق میرے ایک بہت ہی قریبی عزیز (ہم زُلف) اور انتہائی مخلص اور میرے دوستوں میں سے سب سے قیمتی' انمول' مخلص اور یکتا دوست خوازہ جان شہید تھے جن کو جمعہ کی شام میران شاہ شمالی وزیرستان میں ایک ظالم خونی قاتل نے بے گناہ و بے قصور اچانک شہید کردیا۔ میرے مخلص دوست

جو وہاں کے پولیٹیکل محرر اور بعد میں تحصیلدار بھی تھے' نے زندگی بھر کسی چڑیا کا دل بھی نہیں دکھایا تھا اور نہ ہی کبھی کسی انسان کو دکھ اور تکلیف دی تھی۔ خاصہ دار (قبائلی پولیس) سے معمولی تکرار پر آپ صورتحال معلوم کرنے کے لئے اس جانب آ ہی رہے تھے کہ ظالم قاتل نے گولی خاصہ دار پر چلا دی اور سامنے سے خواتژہ جان شہید آ رہے تھے۔ گولی خاصہ دار کو چھو کر سیدھا ان کے دل کو پار کر گئی اور آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ آخری وقت میں آپ نے ہاتھ اٹھا کر کلمہ شہادت کا ورد کیا اور یوں خواتژہ جان نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی شخصیت میں اتنی دلکشی اور ہر دلعزیزی تھی کہ جو بھی آپ سے ایک بار ملا وہ آپ ہی کی سحر انگیز شخصیت کا ہو کر رہ گیا۔ میری ۳۳ سالہ زندگی میں یوں تو ہزاروں لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور مختلف لوگوں کے کارناموں سے بھی آگاہ ہوں لیکن آپ کی شخصیت کے کچھ پہلو ایسے تھے جو میں نے کسی دوسرے شخص میں اس سے پہلے نہیں دیکھے۔ ہم نے بچپن ہی سے حاتم طائی کی سخاوت کے صرف قصے سن رکھے تھے لیکن ہم نے اکیسویں صدی میں عملاً اس شخص کو حاتم طائی کے ہم پلہ دیکھا۔ آپ کے جود وسخا کے ایسے ایسے قابل رشک مظاہرے دیکھے اور سنے کہ حاتم طائی کی سخاوت بھی اس پر حسد کرتی ہوگی۔ آپ بلا مبالغہ روزانہ درجنوں بیواؤں' معذروں' بے سہارا لوگوں اور خصوصاً مجذوب افراد کو ہزاروں سینکڑوں کے حساب سے نقد رقومات وصدقات دیا کرتے تھے۔ آپ علاقہ بھر میں غریبوں کے بادشاہ کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ سینکڑوں افراد کو آپ علاج کے لئے پشاور اور اسلام آباد کے اعلیٰ اور مہنگے ہسپتالوں میں بھیجا کرتے تھے۔ اور ان کے تمام اخراجات آپ خود برداشت کیا کرتے تھے۔ یہ تمام اخراجات د صدقات اور مصارف آپ انتہائی خفیہ اور صیغہ راز میں رکھا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی معذور افراد مستقلاً آپ کے ذمے تھے اور ان کے گھروں کا خرچہ بھی آپ برداشت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ مہمان نوازی میں بھی منفرد اور یکتا تھے۔ مہمان کے سامنے اپنے دل سمیت ہر چیز جو وزیرستان کے بازاروں میں میسر آ سکتی تھی وہ پیش کرتے تھے۔ آپ کی دسترخوان کی فراوانی اور انتظام وانصرام کی سلیقہ مندی کسی مغل بادشاہ کے دسترخوان کی یاد دلایا کرتی تھی۔

اس کے علاوہ آپ تحفے تحائف اس کثرت سے دوستوں اور غیر دوستوں کو دیا کرتے تھے کہ انسان محو حیرت رہ جاتا۔ خوش طبعی' بزلہ سنجی' نکتہ شناسی اور لطافت ونفاست اور رکھ رکھاؤ وضع داری نے آپ کی شخصیت میں چار چاند لگا دیئے تھے۔ غیرت وحمیت اور شجاعت جو غیور قبائل کا خاصہ ہے یہ عناصر آپ کا سرمایہ تھا۔ آپ دوستوں کی محفل کی جان ہوا کرتے تھے۔ اور غصے اور جھگڑے کے وقت میں بھی موم کی طرح نرم' لیکن میدان جنگ اور دوران ڈیوٹی آپ ایک بہادر سپہ سالار ہوا کرتے تھے۔ اور آپ کی شاندار سروس اس کا بین ثبوت ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم　　بزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

آپ علماء کے ساتھ انتہائی محبت رکھتے تھے۔ اور کئی علماء وطلباء کے وظائف مقرر کئے تھے۔ آپ کے آٹھ چھوٹے